



(مولا امام علیؑ)



منقبت (قصہ خیر)

قصہ خیر کا سنایا تو برا مان گئے
آئینہ اُن کو دکھایا تو برا مان گئے

(۱)

درِ زھریٰ کو مدینے میں جلایا کس نے؟
ہم نے جو نام بتایا تو برا مان گئے



تذکرہ باغِ اِرم کا وہ کیا کرتے ہی تھے
جب فدک یاد دلایا تو برا مان گئے

(۲)

وقت پڑنے پہ وہ کرتے رَہے حیدر حیدر
حق نے جب مولاً بنایا تو برا مان گئے



(۴)

ہم جو روتے ہیں تو بدعت کی سند ملتی ہے
قصہ غار سنایا تو برا مان گئے

منقبت خوان:

شاعر اہلیت:



منقبت (سویرے سویرے)

عیبِ خدا نے علیؑ لافتنی کو ہے خیر بلایا۔ سویرے سویرے
تو باغِ نبیؐ میں بہار آگئی ہے۔ سویرے سویرے
(۱)

ٹہر جا ٹہر جا اترنا نہیں ہے۔ خدا لم یذل کا پیام آگیا ہے
رکابیں پکڑ کر اُتارے محمدؐ۔ زمانہ یہ دیکھے امامؑ آگیا ہے
نبیؐ نے ولیؑ کو گلے جب لگایا۔ بڑا لطف آیا۔ سویرے سویرے



چلو اے ستارو علم مل گیا ہے۔ کسی نے پکارا ہے اللہ اکبر
چشمِ زدن میں آچمکا زمیں پر۔ کا ستارا ہے اللہ اکبر
نبیؐ کے دیوانے نظامِ فلک کو۔ بدل کر دکھایا سویرے سویرے
(۲)

اٹھو سونے والو عجب سو رہا ہے۔ یہ سونا تمہاری رضا بن گئی ہے
یہ تیغوں کا سایا یہ پرکیفِ منظر۔ خدا کی قسم یہ آدا بن گئی ہے
فرشتوں نے اگر خدا کے ولیؑ کو۔ اداب سے جگایا سویرے سویرے
(۳)

نکلنے کو مچلی تو کلہنی ہے دھرتی۔ یہ عمراں کا پیارا پسر آگیا ہے
تڑپ کر وہ چمکی چمک کر وہ برسی۔ قضا کا نظارا نظر آگیا ہے
شیرِ حلبی نے نبیؐ کے وصیؑ نے۔ ہے خیر اڑایا سویرے سویرے



منقبت (ولائے علیؑ بغیر)

بے فیض بندگی ہے ووائے علیؑ بغیر
تاریک زندگی ہے ضیائے علیؑ بغیر

(۱)

زاهد تیری نماز و ریاضت مگر فضول۔ بے حب اہلبیت عبادت سے کیا حصول
ناراض حق ہو ایسی حماقت نہ کر قبول۔ راضی خدا نہ ہوگا۔ رضائے علیؑ بغیر

(۲)

حیدر کا نام ورد زباں انبیاء کریں۔ اس نام کا وظیفہ سدا اولیاء کریں
خیبر میں دیکھو ناد علیؑ مصطفیٰ کریں۔ مشکل نہ حل سکے گی۔ بلائے علیؑ بغیر



کہتے بہت کھٹن ہے سفر پل صراط کا۔ بوبر سے سنو کے پیمبر نے جو کہا
حیدر نوشتہ دیں جسے وہ پار جائے گا۔ کوئی نہیں جو پار لگائے علیؑ بغیر

(۳)

ذکر علیؑ و آلؑ ہے سرمایہ حیات۔ بخشش کی ہے سند یہی پروانہ نجات
میرا وظیفہ ورد فقط پنجن کی ذات۔ غیروں کا ذکر مجھ کو نہ۔ بھائے علیؑ بغیر

(۵)

کیا عبد علیؑ سنائے فضائل امیر کے۔ خالق کے خانہ زاد نبی کے وزیر کے
لوح و قلم بدست میرے دستگیر کے۔ بگڑی نہ بن سکے گی۔ بنائے علیؑ بغیر

شاعر اہلبیت: آغا سید عبد علی شاہ | منقبت خوان: زوار علی نواز عمرانی



منقبت (ولائے علیؑ بغیر)

بے فیض بندگی ہے وِلائے علیؑ بغیر
تاریکِ زندگی ہے ضیائے علیؑ بغیر

(۱)

زاہد تیری نماز و ریاضت مگر فضول
بے حُب اہلبیتِ عبادت سے کیا حصول
ناراض حق ہو ایسی طاقت نہ کر قبول
راضی خدا نہ ہوگا۔ رضائے علیؑ بغیر

(۲)

حیدر کا نام وِردِ زباں انبیاء کریں
اس نام کا وظیفہ سدا اولیاء کریں
خیبر میں دیکھو نادِ علیؑ مصطفیٰ کریں
مشکل نہ ٹل سکے گی۔ بلائے علیؑ بغیر



(۳)

کہتے بہت کھٹن ہے سفر پل صراط کا
بو بکر سے سنو کے پیمبر نے جو کہا
حیدر نوشتہ دیں جسے وہ پار جائے گا
کوئی نہیں جو پار لگائے علیٰ بغیر



ذکر علیٰ و آل سے سرمایہ حیات
بخشش کی ہے سند بھی پروانہ نجات
میرا وظیفہ ورد فقط پنجن کی ذات
غیروں کا ذکر مجھ کو نہ - بھائے علیٰ بغیر



(۵)

کیا عبد علی سنائے فضائل امیر کے
خالق کے خانہ زاد نبی کے وزیر کے
لوح و قلم بدست میرے دستگیر کے
بگڑی نہ بن سکی بنائے علی بغیر





(مولا محمد مصطفیٰ)



سہرہ (عمران کے گھر میں)

عمران کے گھر میں شریعت کی ملکہ دیکھو خدیجہؓ دُہن بن کے آئی
یاسیں کا سہرہ طہ کی لڑیاں - منزل کے ہاتھوں پہ ہندی لگائی

(۱)

مخد کے سر پر تھا تاج رسالت - لکھا تھا دو شانوں پہ ختم نبوت
دوپٹہ تھا عمران کا شمس الضحیٰ کا - اور ہاتھوں میں اعصاء فقط انما کا
ریشہ عرب کی تھی شرم و حیا میں - تھی نبیوں نے کاندھوں پہ ڈولی اٹھائی



سلطان نصیرا کے سائبان لگے تھے - تھے تھیں اللہ کے قالین پنچھے تھے
سراج منیرا کے فانوس تھے کل - بشیراً نذیرا کے لہرائے تھے گل
قتا طیں بھی تطہیر کی سب لگیں تھیں - تھی عمران نے ایسی حویلی سجائی

(۲)

صبحِ قدوس کے گانو ترانے - ہم المفلحون کے لٹاؤ خزانے
شرابِ طہورا کے ساغر پلاؤ - اور مہماں کو جنت کے کھانے کھلاؤ
ہے بارات امّ ائمہ کی جس نے - ہے نبیوں کے کلمے کی عزت بچائی



نعت (شاہِ مدینہ)

شاہِ مدینہ - شاہِ مدینہ

یثرب کے والی - سارے نبی تیرے در کے سوالی

(۱)

جلوے ہیں سارے - تیرے ہی دم سے
آباد عالم - تیرے کرم سے
باقی ہر اک شے ہے - نقشِ خیالی



تیرے لئے ہی - دنیا بنی ہے
نیلے فلک کی - چادر تنی ہے
تو اگر نہ ہوتا - دنیا تھی فانی

(۲)

قدموں میں تیرے - عرشِ بریں ہے
تجھ سا جہاں میں کوئی نہیں ہے
کاندھے پہ تیرے - کملی ہے کالی



(۴)

ہے نور تیرا - شمس و قمر میں
تیرے لبوں کی - لالی سحر میں
پھولوں نے تیری - خوشبو چرائی

(۵)

تو نے جہاں کی - محفل سجائی
تاریکیوں میں - شمع جلائی
ہر سمت چھائی - رات یہ کالی



مذہب ہے تیرا - سب کی بھلائی
مسلک ہے تیرا - مشکل کشائی
دیکھ اپنی اُمت کی - خستہ حالی

شاعر اہلیت:	منقبت خوان:
-------------	-------------



نعت (سرکار کی محفل)

سرکارِ مصطفیٰ کی محفل سجا رہے ہیں
ہم اپنی بخششوں کا۔ ذریعہ بنا رہے ہیں

(۱)

جلتا ہے تو جلے وہ۔ ہم کو نہیں ہے پروہ
ہم روشنی کی خاطر۔ شمع جلا رہے ہیں



ذہنوں کو جس نے بخشا لوگو شعورِ ایمان
ہم آج اُس نبی کی۔ خوشیاں منا رہے ہیں

(۲)

میدانِ خم کا قصہ۔ اعلان وہ ضروری
نہ بھولنا نبی جو۔ سب کو بتا رہے ہیں

(۳)

وہ منکر و منافق۔ یہ تاجدارِ عادل
دیکھو تو وہ نبی کو۔ خود سے ملا رہے ہیں



(۵)

هر گهر میں سج رہے ہیں۔ میلاد یہ **علی دیپ**
ہم قطرہ قطرہ کر کے۔ دریا بنا رہے ہیں

منقبت خوان: علی دیپ رضوی	شاعر اہلیت: علی دیپ رضوی
--------------------------	--------------------------

